www.emarsiya.com

اے بلبلِ گلزارِ سخن مرثیہ خواں ہو

www.emarsiya.com

۱

اے بلبل گلزار سخن مرثیہ خوان ہو
اے طوطیِ دل مائل فریاد و فغان ہو
اے چشم عزادار شہ کون و مکان ہو
اے خون جگر دیدۂ مردم سے روان ہو
جاتا ہے پسر خلق سے خالق کے ولی کا
گھر لٹتا ہے مظلوم حسین ابن علیؑ کا

۲

سر پیٹو اے شیعو کہ یہ آفت کا بیان ہے
دلبند محمدؐ کی مصیبت کا بیان ہے
بابا سے جوان بیٹے کی رخصت کا بیان ہے
ہمشکل پیمبر کی شہادت کا بیان ہے
ہان غل ہو بپا نالہ و فریاد و فغان کا
ماتم ہے یہ ماتم علی اکبر سے جوان کا

۳

فرزند برابر کا بچھڑتا ہے پدر سے
درپیش ہے بلبل کی جدائی گل تر سے
جو نور بصارت ہے وہ چھٹتا ہے نظر سے
جو رونق کاشانہ ہے جاتا ہے وہ گھر سے
ٹوٹا ہے عجب کوہ الم سرور دین پر
ہر بار جگر تھام کے جھکتے ہیں زمین پر

۴

ملتے ہیں گلے سے کبھی ہمشکل نبی کے
گہہ چومتے ہیں سینہ کو فرزند جری کے
کہتے ہیں کہ ماتم ہیں ہم عباس علی کے
تم بھی چلے مرنے کو پدر کیا کرے جی کے
کھو کر تمہیں دنیا سے گذر جائیگا شبیر
جب تم نہوے پاس تو مر جائیگا شبیر

www.emarsiya.com

۲۵

اے اکبر مہرو تمہین غربت مین نہ چھوڑو
بیکس کو غم و رنج و مصیبت مین نہ چھوڑو
مظلوم کو پیاسے کو اس آفت مین نہ چھوڑو
تنہائی مین میدانِ شہادت مین نہ چھوڑو
قوت تمہین دل کی تمہین آنکھون کی ضیا ہو
بیٹا تمہین اب باپ کی پیری کے عصا ہو

۲۶

فرزند نبی کی رضا دیتے تمہین کیونکر
قاسم ہین نہ پہلو مین نہ عباس دلاور
مسلم کے نہ فرزند نہ ہمشیر کے دلبر
انصاف سے دو اسکا جواب اے علی اکبر
بابا بھی گلا جب تہ شمشیر دہریگا
بتلاؤ پھر کون ہمین دفن کریگا

۲۷

ہمشکل نبی رونے لگے سنکے یہ گفتار
اور وہان یہ صدا دیتے تھے بڑھ بڑھکے ستمگار
ہم مستعد جنگ ہین یا سید ابرار
آتا نہین لڑنیکو ادھر سے کوئی جرار
دریا پہ بہت رو چکے عباس علیؑ کو
تلوارون مین اب بھیجیے ہمشکل نبی کو

۲۸

حضرت کو گوارا نہین گر فرقت اکبر
خود آئیے میدان مین یا سبط پیمبر
یہان تیز ہین تیغ و تبر و نیزہ و خنجر
جلدی ہے یہ سبکو کہ لڑائی ہو کہین سر
اکبر سے نہ مطلب ہے نہ اصغر سے غرض ہے
ہمکو تو فقط آپکے اک سر سے غرض ہے

۹

یہ سنتے ہی فرزند کا مونھ تکنے لگے شاہ
غصّے سے لگا کانپنے شہزادۂ ذیجاہ
کی عرض کہ دھمکاتے ہیں شیرونکو یہ روباہ
خادم کو بس اب اذنِ وغا دیجیے للہ
فرزندی کا انہیں آداب نہیں ہے
اب صبر و تحمل کی مجھے تاب نہیں ہے

۱۰

مغرور ہیں جمعیتِ لشکر پہ یہ ناری
کھل جائیگا جب تیغِ علم ہوگی ہماری
اک حملہ میں ہو جائینگے سب جنگ سے عاری
غرّہ ہے جنہیں پہلے وہی ہونگے فراری
ہوتے ہیں یہی طور مبارز طلبی کے
ہم شیروں کے مونھ پر یہ سخن بے ادبی کے

۱۱

فرمائیں جو حضرت تو ابھی انکو بھگا دوں
شمشیر کے شعلوں سے شریرونکو جلا دوں
میداں میں لاشوں کا ابھی ڈھیر لگا دوں
نامی جو بڑے ہیں انہیں اکدم میں مٹا دوں
بسمل کوئی زخمی کوئی بیجان نظر آئے
میدانِ وغا حشر کا میدان نظر آئے

۱۲

نعرہ جو کروں دل ابھی اس دل کے دہل جائیں
رستم ہوں تو گھبرا کے صفِ جنگ سے ٹل جائیں
دو ہاتھ اگر تیغِ شرربار کے چل جائیں
ناری تو ہیں کیا سنگ و شجر دشت کے جل جائیں
جن کانپتے ہیں جس سے وہی حرب ہے ہماری
ضربت اسد اللہ کی ہے ضرب ہماری

www.emarsiya.com

www.emarsiya.com

۱۳

یہ کہکے گرا شہ کے قدم پر وہ دلاور
کی عرض کہ اے لختِ دلِ ساقیِ کوثر
جبتک یہ نہ کہئے گا کہ جا اے علی اکبر
نعلین مبارک سے نہ اوٹھے گا غلام سر
حسرت ہے کہ ہو جاؤن فدا راہِ خدا مین
بندہ کو بھی کر دیجیے داخل شہدا مین

۱۴

رو رو کے یہ فرمانے لگے سیدِ ابرار
جاؤ کہ ہے راضی پدرِ بیکس و ناچار
گو سخت ہے فرزند کا داغ اے مرے دلدار
پر خیر جو کچھ مصلحتِ ایزدِ غفار
تصویرِ شبابِ نبوی کھوئینگے بیٹا
تم خوش ہو اگر اسمین تو ہم روئینگے بیٹا

۱۵

اب مین تمہین روکون یہ گمان دل مین نہ کرنا
خود مجھکو گلا آج تہِ تیغ ہے دھرنا
آفت ہے جوان بیٹے کا دنیا سے گذرنا
پر کیا کرون قسمت مین ہے تنہائی کا مرنا
اس دکھ مین ہون صابر یہ عنایت ہے خدا کی
بہتر ہے وہ جو کچھ کہ مشیت ہے خدا کی

۱۶

کیا کیا نہ سہے ظلم و ستم دم نہین مارا
لی بھانجون نے راہِ عدم دم نہین مارا
قاسم پہ چلی تیغِ دودم دم نہین مارا
بازو ہوئے بھائی کے قلم دم نہین مارا
اس راہ مین سب سہل ہے زہرا کے پسر پر
داغِ غمِ فرزند بھی سہ لینگے جگر پر

۱۷

لو مادرِ ناشاد سے مل آؤ تو جاؤ
زینب سے اگر اذن وغا پاؤ تو جاؤ
دونوں کو کسی طرح سے سمجھاؤ تو جاؤ
کچھ کارِ نمایاں ہمیں دکھلاؤ تو جاؤ
آسان نہیں تلوار وہیں جانا جو چلے ہو
او ننھے تو کھو گودیوں جنکی پلے ہو

۱۸

ہر چند کہ بابا کو بھی ہے تم سے محبت
مشہور ہے پر مادرِ ناشاد کی الفت
زینب کی تو اٹھارہ برس کی ہے ریاضت
سو طرح کے ارمان ہیں سو طرح کی حسرت
حیران ہوں کہ یہ کوہِ الم کیونکہ سہینگی
کیونکر کہوں وہ مرنے کی رخصت تمہیں دینگی

۱۹

یہ سن کے گئے خیمہ میں روتے ہوئے اکبر
زینب نے بلائیں لیں رخِ پاک کی اٹھ کر
اور گرد پھر کے یہ کہنے لگی مادر
تم صبح سے نکلے تھے اب آئے مرے دلبر
دل سینہ میں بیتاب تھا غم کھاتی تھی بیٹا
گھر میں جو نہ تم تھے تو میں گھبراتی تھی بیٹا

۲۰

جا جا کے میں ڈیوڑھی پہ پھر آتی تھی کئی باری
مضطر تھی کہ پوچھوں میں خبر کس سے تمہاری
ہیں خیر تو کیوں اشک ہیں رخسار پہ جاری
کس بات کا صدمہ ہے بیاں تم کرو واری
رونے سے تمہارے مرا دل سینہ میں شق ہے
میں بھی تو سنوں کیا مرے پیارے کو قلق ہے

www.emarsiya.com

www.emarsiya.com

۲۱

اکبر نے کہا کیا کہوں جو رنج والم ہے
چلتی ہے چھری دل پہ وہ صدمہ ہے وہ غم ہے
بابا پہ میرے نرغۂ افواج ستم ہے
زہرا کا پسر خلق میں مہمان کوئی دم ہے
اعدا کی چڑھائی ہے شہنشاہ زمن پر
آئی ہے خزاں آج محمد کے چمن پر

۲۲

تنہا ہیں ادھر آپ ہزاروں ادھر ظالم
اب میرے سوا کوئی نہیں مونس و ہمدم
بھائی کا بھی ماتم ہے بھتیجے کا بھی ماتم
ہے سید عالم پہ عجب یاس کا عالم
عمو کا یہ صدمہ ہے شہ جن و بشر کو
تھامے ہیں پکڑے ہوئے ہاتھوں سے کمر کو

۲۳

ماتم میں عزیزوں کے نہیں زیست ہے دشوار
رخ زرد ہے تن سرد ہے اور چشم ہے خونبار
اعدا نے مبارز طلبی کی ہے کئی بار
اماں ابھی میدان کو چلے تھے شہ ابرار
روکے سے کسی کے شہ ذیجاہ نہ رکتے
میں پاؤں پہ گرتا نہ تو واللہ نہ رکتے

۲۴

کیا قہر ہے بابا تو گلا اپنا کٹائیں
ہم اونکی عوض برچھیاں سینے پہ نہ کھائیں
غیرت کی ہے جا عمر تو جانوں کو گنوائیں
اور ہم شہ مظلوم کے کچھ کام نہ آئیں
سب روکتے ہیں رن کی اجازت نہیں ملتی
رونا ہمیں اسکا ہے کہ رخصت نہیں ملتی

www.emarsiya.com

۲۵

دیتے جو نہیں مجکو رضا سیّد والا
خاطر سے فقط آپکی اور پاس پھوپھی کا
سمجھاؤں تمہیں کیا پھوپی ماں سی ہوں کہ
میں بھی نہیں جینے کا اگر مر گئے بابا
ہے موت جو بعد اونکے جیوں آپکے آ
جی جاؤں ابھی میں جو مروں آپکے آگے

۲۶

بانو نے سنی جبکہ یہ فرزند کی گفتار
اک تیر الم تھا کہ کلیجہ کے ہوا پار
مظلومی پہ وارث کی بھر آیا جو دل زار
بیساختہ لب پہ یہ کلام آ گیا اک بار
کرتی ہوں فدا اسکو جگر بند نبی پر
صدقے گئی قربان ہو فرزند علی پر

۲۷

آقا کے قدم پر یہ دل افگار تصدق
زہرا کے پسر پر میرے دلدار تصدق
اصغر بھی فدا عابد بیمار تصدق
دولت میری صدقے میرا گھر بار تصدق
فرقت شہ والا کی گوارا نہیں مجکو
فرزند نبی سے کوئی پیارا نہیں مجکو

۲۸

گو دے چکا رخصت تمہیں کونین کا والی
صدقے گئی پھر کون ہو تم روکنے والی
ہاں میں ہوں میں تو مطیع شہ عالی
پیارے ابھی زینب سے نہیں تم نے رضا لی
زہرا کی جگہ خلق میں نائب علی ہیں
میں وادی ہوں اور مالک و مختار وہی ہیں

www.emarsiya.com

٢٩

رو کر کہا زینب نے اونہین مجھسے غرض کیا
کیا اسنے گلا مجکو نہ پوچھا تو نہ پوچھے
خود چل گئے یہ مین نے بہلا کب اونہین پالا
مختار ہین کاہیکی اونہین کیا میری پروا
کچھ مان سے غرض ہے نہ مطلب ہے بہن سے
یہ باپکے عاشق اونہین کیا کام کسی سے

٣٠

یا رب مرے پوچھے کہین جاتے تھے نہ گھری
دم بھر کبھی اوجھل نہوے میری نظر سے
یاں آئے رضا لیکے شہ جن و بشر سے
مرنیکو چلی باندہ کے ہتیار کمر سے
سمجھے نہ کہ دنیا سے کدھر جائیگی زینب
اتنا نہ خیال آیا کہ مر جائیگی زینب

٣١

افسوس کہ یہ کچھ مری خدمت کو نہ سمجھے
اس دردرسیدہ کی مصیبت کو نہ سمجھے
الفت کو محبت کو ریاضت کو نہ سمجھے
اٹھارہ برس کی مری محنت کو نہ سمجھے
دنیا مین جوان ہو کے دغا دیتا ہے کوئی
یون پالنے والیکو بھلا دیتا ہے کوئی

٣٢

دو بیٹونکو اس چاند پہ قربان اوتارا
ہو جائے بلا رد اونہین اسواسطے وارا
صدمہ سے کلیجہ ہوا سینہ مین دوپارا
لاشے بھی جو دیکھے تو ذرا دم نہین مارا
پوچھا بھی نہ یہ لخت جگر مر گئے کسکے
جانا بھی نہ مین نے کہ پسر مر گئے کسکے

www.emarsiya.com

٣٣

رو رو کے سخن بنت علی نے جو یہ فرمائے
جوڑے ہوئے ہاتھ اکبر ناشاد قریب آئے
کی عرض غلام آپ سے جبتک نہ رضا پائے
کیا تاب جو حضرت کی حضوری کہیں جائے
مالک ہیں مددگار ہیں غمخوار ہیں میری
پالا ہے مجھے آپ ہی مختار ہیں میری

٣٤

میں تو کبھی رخصت کا سخن لب پہ نہ لاتا
اس دکھ میں کبھی چھوڑ کے حضرت کو نہ جاتا
ممکن تھا کہ یوں ہاتھ جدائی سے اٹھاتا
پر کیا کروں غم سے مجھے کچھ بن نہیں آتا
ٹکڑے ہے جگر حال شہ جن و بشر پر
پردیس میں فوجوں کی چڑھائی ہے پدر پر

٣٥

دم گھٹتا ہے میدان کی طرف جا نہیں سکتا
بے حکم قدم خیمے سے سرکا نہیں سکتا
تن پر تبر و تیر و سناں کھا نہیں سکتا
ہے پاس ادب آپکو سمجھا نہیں سکتا
فرمائیے دم سینے میں کیونکر نہ الٹ جائے
دھڑکا ہے کہ سر شہ کا نہ واں تیغ سے کٹ جائے

٣٦

میں ہاتھوں کو جوڑے ہوں اجازت مجھے دیجے
صدقہ شہ مظلوم کا رخصت مجھے دیجے
محجوب ہوں بخشو نے عزت مجھے دیجے
للہ بس اب اذن شہادت مجھے دیجے
پچھتائیگا روک کے مجھ خستہ جگر کو
پھر پائیگا آپ نہ زہرا کے پسر کو

www.emarsiya.com

۳۷

زینب نے جو اسپر بھی نہ دی رن کی اجازت
صدمہ ہوا رونے لگا وہ صاحب غیرت
چلایا کہ دادا مجھے ملتی نہیں رخصت
پوتے کی خبر لیجئے یا شاہ ولایت
فریادی ہوں فریاد کی فریاد کو پہنچو
یا فاطمہ زہرا حسین امداد کو پہنچو

۳۸

ناگاہ صدا حضرت زہرا کی یہ آئی
زینب مری اک عمر کی لٹتی ہے کمائی
جلادوں کے نرغے میں ہے تنہا ترا بھائی
کیوں رخصت اکبر میں ہے یہ دیر لگائی
اکبر کی جدائی جو گوارا نہیں بیٹی
شاید ترا بیٹا تجھے پیارا نہیں بیٹی

۳۹

بیتاب ہے جلدی علی اکبر کو رضا دے
غازی کو بہادر کو دلاور کو رضا دے
لخت جگر بانوئے بے پر کو رضا دے
خاطر سے مری اس مہ انور کو رضا دے
دو بیٹوں نے جس طرح سہے داغ جگر پر
اس کو بھی فدا کر مرے مظلوم پسر پر

۴۰

خاتون قیامت کی یہ آواز سنی جب
دل سینے میں گھبرا گیا تھرا گئی زینب
فرمایا کہ واری میں نہ روکونگی تمہیں اب
رخصت کی تمنا ہے تو حاصل ہوا مطلب
تشریف سفارش کے لئے لائی ہیں زہرا
فردوس سے لینے کو تمہیں آئی ہیں زہرا

۴۱

کچھ ہوش نہ تھا مجھ کو محبت میں تمہاری
مجبور تھی صدمہ تھا وہ جو پہلے سے طاری
اماں کی صدا سنتے ہی ہوش آگیا واری
ہتھیار سجے جسم پہ منگوا دو سواری
ہاں شوق سے زہرا کی کمائی پہ فدا ہو
لو میں نے رضا دی مرے بھائی پہ فدا ہو

۴۲

یہ سنتے ہی تسلیم کو خم ہوگئے اکبر
غش آگیا زینب کو تڑپنے لگی مادر
ہے ہے کا ہوا غل کہ ہلا خیمۂ اطہر
بیہوش تھے پر چونک پڑے عابد مضطر
گھبرا کے کہا وہم ہے کیوں آہ و فغاں کی
کیا خلق سے رخصت ہے امام دو جہاں کی

۴۳

فضہ نے کہا تب کہ نہیں بین وزاری
میداں کی طرف جاتی ہے اکبر کی سواری
یہ سنتے ہی بیمار پہ رقت ہوئی طاری
خوں نکلا یہ ہوا جوش کہ آنسو ہوئے جاری
رونے سے ہوا درد تو سر تھام کے تڑپے
اٹھا نہ گیا جب تو جگر تھام کے تڑپے

۴۴

دیکھا علی اکبر نے جو بھائی کا یہ عالم
سر پاؤں پہ رکھنے کو بڑھے با دل پُر غم
عابد نے گلے مل کے کہا بھائی سے اُس دم
مرنے چلے ہو ہے غضب اور جیتے رہیں ہم
کیونکر دل مضطر کو قرار آئے برادر
ہوتے ہو برادر سے جدا ہائے برادر

www.emarsiya.com

www.emarsiya.com

۴۵

ہے ہے مرے غازی مرے صفدر علی اکبر
چھوڑا ہمیں اے جانِ برادر علی اکبر
مجبور ہے یہ بیکس و مضطر علی اکبر
دے تمکو ظفر خالقِ اکبر علی اکبر
دیتا ہوں حفاظت میں شہ عقدہ کشا کی
تصویر ہے خلق میں محبوب خدا کی

۴۶

یہ کہتے ہی پھر عابد محزون کو غش آیا
خیمہ سے چلا بانوئے ناشاد کا جایا
ڈیوڑھی پہ جو روتا ہوا شبیر کو پایا
کی عرض اجازت میں پھوپھی جانسے لایا
پیارا انہیں کوئی نہیں فرزند نبی سے
اماں نے بھی دی رن کی رضا مجکو خوشی سے

۴۷

حضرت نے کہا روکے میں قربان سدھارو
جو حق کی رضا خیر مری جان سدھارو
اب ہم بھی کوئی دم کے ہیں مہمان سدھارو
پیارے مرے اللہ نگہبان سدھارو
اینٹھی ہے زبان خشک ہیں لب تشنہ دہان ہو
اچھا تمہیں کوثر کیطرف پہلے رواں ہو

۴۸

فرما کے یہ فرزند سے رونے لگے سرور
آداب بجا لا کے چڑھے گھوڑے پہ اکبر
پھیلی جو ضیائے رخِ ہمشکل پیمبر
جو خاک کے ذرّے تھے وہ سب بنگئے اختر
صحرا میں عجب نور کا جلوا نظر آیا
تھا شور کہ لو چاند زمین پر اتر آیا

www.emarsiya.com

۴۹ مطلع

جب تیغ بکفِ اکبرِ گلگوں پیرہن آئے
اعدا میں ہوا غل کہ رسولِ زمن آئے
نیزے کو ہلاتے ہوئے یوں نعرہ زن آئے
گویا صفِ کفار پہ خیبر شکن آئے
تھی شان جو غازی میں رسولِ عربی کی
اک دھوم ہوئی صلِّ علیٰ آلِ نبی کی

۵۰

اللہ ری بہادر کی سواری کا تجمل
غل تھا کہ یہیں لختِ دلِ صاحبِ دلدل
رخ ہے وہ گلستاں کہ فدا ہوں گل و بلبل
زلفیں وہ کہ پہنچیں نہ جنہیں حور کے کاکل
کیا لطف اگر سنبلِ جنت اسے کہئے
ہاں سلسلۂ بخششِ امت اسے کہئے

۵۱

تنویرِ جبیں مہرِ منور سے زیادہ
سجدہ کا نشاں نور میں اختر سے زیادہ
رنگِ گلِ رخسار گلِ تر سے زیادہ
پھیکا عرقِ آب میں گوہر سے زیادہ
صورت میں مشابہ ہے رسولِ عربی سے
اس دُرِ گرانمایہ کو رشتہ ہے نبی سے

۵۲

ہیں ابروی خمدار کہ محرابِ حرم ہیں
سرازلِ عبادت کے اسی طاق میں خم ہیں
یوں رابطے گوشوں میں کمانوں کے بھی کم ہیں
ہر چند کشیدہ ہیں مگر دونو بہم ہیں
جنبش ہو تو چھد جائیں جگر پیر و جواں کے
مژگاں نہیں یہ تیر ہیں ابرو کی کماں کے

www.emarsiya.com

۵۳

دیکھا نہیں خوش چشم غزالِ ختن ایسا
غنچوں نے بھی پایا نہیں نازک دہن ایسا
لب ایسے کہ رنگیں نہیں لعلِ یمن ایسا
جان آتی ہے باتوں میں ہے شیریں سخن ایسا
یہ مخبرِ صادق کے جگر بند کی جان ہے
لہجے سے ہے پیدا کہ محمد کی زبان ہے

۵۴

ہے گوہرِ دندان پہ فدا شانِ جواہر
بے نور ہے اس جا رخِ تابانِ جواہر
ہر وقت لڑی رہتی ہے یہاں جانِ جواہر
گویا ہے سراسر یہ دہن کانِ جواہر
کیا منہ ہے کسیکا جو طلبگار ہو اسکا
بک جائے جو یوسف بھی خریدار ہو اسکا

۵۵

ہے ابر میں خورشید کہ گردن تہِ گیسو
سینہ وہ ہے جو راز الٰہی سے ہے مملو
شاخِ شجرِ باغِ نبی ساعد و بازو
ایمان کی جان ہے الفِ قامتِ دلجو
پیارا یہ ہے سردارِ حسینانِ جہاں کا
شمشاد بھی بندہ ہے اسی سروِ رواں کا

۵۶

ناگاہ رجز خوان ہوا بڑھ کے وہ دلاور
میں شیر کا فرزند ہوں اے قومِ ستمگر
جد ہے مرا ضرغامِ خدا حیدرِ صفدر
اللہ نے بھیجی ہے جسے تیغ دو پیکر
بے فصل محمد کا وصی حق کا ولی ہے
جنات پر اوس شیر کی تلوار چلی ہے

www.emarsiya.com

۵۷

برتر ہے کہیں عرش سے اوس شاہ کا پایا
والنجم کا سورہ ہے اوسی کے لیے آیا
خالق نے اوسے خود بہ ید قدرت کے بنایا
خورشید اوسی نور الٰہی کا ہے سایا
سب دست نگر جسکے ہیں وہ شاہ وہی ہے
کیونکر نہو فوق اوسکو ید اللہ وہی ہے

۵۸

ہے سب پہ عیاں معرکۂ غزوۂ خیبر
بھاگے تھے کئی شخص علم فوج کا لیکر
بس فتح تھی جس وقت بڑھے حیدر صفدر
حارث ہوا چورنگ تو مرحب ہوا بے سر
اونچا کیا یوں توڑ کے اوس قلعہ کے در کو
جس طرح اوٹھائے کوئی برگِ گلِ تر کو

۵۹

جنگ احد و بدر و جمل غزوۂ خندق
جب جب پڑی فتح کر آئے اسد حق
بُت توڑ کے بخشی حرم کعبہ کو رونق
اصنام کا باقی نہ رہا نام بھی مطلق
حیران تھے ملک بھی فش اونکے پہ بڑھتے تھے
کاندھے پہ محمدؐ کے اوسی روز چڑھے تھے

۶۰

کس طرح کیا معرکۂ بیر علم سر
سرکش جو تھے رکھنے لگے بالائے قدم سر
وہ جن کہ نہ تھا خلقت میں جنکا کوئی ہمسر
کرار نی کر ڈالے تھے اون سب کے قلم سر
بے قتل ہوئے جان بچی جان نہ بچتی
ایمان نہ لاتے تو کبھی جان نہ بچتی

www.emarsiya.com

۶۱

اے قوم اوسی شیر کے ہم لخت جگر ہین
کونین کا سردار جو ہے اوسکے پسر ہین
نور نظر بادشہ جن و بشر ہین
جس مہر سے روشن ہے جہان اوسکے قمر ہین
مختار دو عالم ہے امام ازلی ہے
بابا میرا وہ ہے جو حسین ابن علی ہے

۶۲

صابر ہین ہم اس بھوک پہ تشنہ دہنی پر
فاقون مین بھی رکھتے ہین نظر رب غنی پر
آمادہ ہین پیمان شکنو صف شکنی پر
قبضہ ہے ہمارا ہنر تیغ زنی پر
ہم خلق مین فخر عرب و روم و عجم ہین
تلوار جسے عرش سے اوتری ہے وہ ہم ہین

۶۳

دنیا مین شبیہ شہ لولاک ہمین ہین
خورشید زمین زینت افلاک ہمین ہین
دریاے شرف کے گہر پاک ہمین ہین
واللہ گہر قلزم ادراک ہمین ہین
روشن ہے جہان جسپہ وہ شرف ہمکو ملا ہے
ہم نور ہین اوس نور کے جو نور خدا ہے

۶۴

خورشید پہونچتا نہین رفعت کو ہماری
دیکھے کوئی اس پیاس مین ہمت کو ہماری
جنات نے جانا ہے شجاعت کو ہماری
مانے ہوے جبرئیل ہین ضربت کو ہماری
جرات کا چلن مرحب و عنتر پہ کھلا ہے
قوت کا نمونہ در خیبر پہ کھلا ہے

www.emarsiya.com

٦٥

لے لشکریو فوج کا انبوہ یہ کیا ہے
کی بیان جب تیغ کو اکدم مین فنا ہے
شمشیر میری صاعقۂ قہر خدا ہے
اس قابض ارواح کے قبضہ مین قضا ہے
خون چاٹ کے ہوتی ہے زیادہ بُرش اسکی
یہ مورچے بچاینگی دم مین خورش اسکی

٦٦

دیکھین تو بھلا سامنے اس فوج کے آؤ
ہاں مرد ہو تو ڈھالو سے نہ چہرے کو چھپاؤ
کیا دیر ہے رہوار و نکے باگو نکو اوٹھاؤ
جب جاین کہ جانین نہ لڑائی مین بچاؤ
لاکھون ہو تو کیا ہو ابھی موت آئیگی سبکی
ہان دیکھو وغا فہم شجاعان عرب کی

٦٧

ہان غافلو ہشیار خبردار خبردار
آیا مین خبردار خبردار خبردار
لو کھینچی ہے تلوار خبردار خبردار
چلتا ہے میرا وار خبردار خبردار
گرتی ہے تڑپتی ہوئی بجلی سپر و پر
جانو نکو بچاؤ اجل آئی ہے سرو پر

٦٨

ناگاہ چلے ناوک بیداد اودھر سے
یہان اکبر غازی نے بھی لی تیغ کمر سے
یون آئی تڑپ کر کہ گری برق نظر سے
ڈھالونکا گھٹا ابر تو سر خاک پہ برسے
طوفان یہ اوٹھا تھا کہ تلاطم تھا عدو مین
سب لشکر شامی تھا شرابور لہو مین

www.emarsiya.com

٦٩

بجلی سی جو گرتی تھی وہ شمشیر شرربار
جل بھن کے ہر اک دشمن دیں ہوتا تھا فی النار
اولوں کی طرح خاک پہ سر گرتے تھے ہر بار
نیزوں کا نہ طوفان تھا نہ وہ تیروں کی بوچھار
غرقِ یم خوں کفر کی بستی نظر آئی
ہر سو یہی تلوار برستی نظر آئی

٧٠

کیا ضرب تھی کیا زور تھا کیا تیغ تھی کیا ہاتھ
تھی برقِ غضب سیف تو تھا دستِ قضا ہاتھ
جس شخص کو اوس برق دو دستی کا لگا ہاتھ
سر تن سے جدا ہو گیا شانے سے جدا ہاتھ
حملوں میں عیاں تھا اسد اللہ کا نقشہ
ہر ضرب میں تھا دستِ یداللہ کا نقشہ

٧١

لاکھوں سے نہ تھا لختِ دلِ شاہِ امم بند
ہر سو تھی رہِ امن سپے اہلِ ستم بند
زندوں کو کیا موت نے کشتوں میں قلم بند
کیا ذکرِ بشر جب ہوں نبی جان کو دم بند
سایہ میں نہ اس تیغ کے آجائیں یہ ڈر تھا
سب معرکۂ بدر علم پیش نظر تھا

٧٢

آوازِ یہ تن اوس کی ہر اک ضرب سے نکلی
گہہ شرق میں ڈوبی تو کبھی غرب سے نکلی
جس تن میں نہاں ہو کے صفِ حرب سے نکلی
روحِ تنِ مجروح عجب کرب سے نکلی
ہر دم جو صفِ فوجِ دغل لوٹ رہی تھی
شمشیر کے قدموں پہ اجل لوٹ رہی تھی

www.emarsiya.com

۷۳

جس شامی کے سر پر دمِ جنگ و جدل آئی
دو کرتی ہوئی سر کو گلے سے نکل آئی
ترچھی جو چمکتی ہوئی زیرِ بغل آئی
بازو تھا جدا شانے سے پہنچے کو کلائی
اِک ہاتھ تو بیکار کیا تیغ کے پھل نے
اور دوسرے بازو کو لیا بڑھ کے اجل نے

۷۴

کرتی تھی جو خوں دمبدم افواجِ عدو کا
دم دیتے تھے مونھ دیکھکے اوس عربدہ جو کا
غازہ جو بہا لشکرِ ناری کے لہو کا
مونھ سرخ ہوا جیسے کہ آتش کا بھبوکا
انداز ہیں چلنے میں عجب جلوہ گری کے
غل تھا کہ اجل آئی ہے پردے میں پری کے

۷۵

گہہ اوج سما پر تھی کبھی پشتِ سمک پر
غل تھا کہ نہیں رکنے کی یہ بالِ ملک پر
بجلی تھی فدا تیغِ ہلالی کی چمک پر
عکس اوسکا مہِ نو نظر آتا تھا فلک پر
اوڑتے ہوئے ہر سو جو شرارے نظر آئے
سب کہتے تھے لو دن کو ستارے نظر آئے

۷۶

غل تھا کہ یہ شمشیر نہیں برقِ اجل ہے
دستِ ملک الموت ہے یا تیغ کا پھل ہے
دشمن کو کہاں اُس سے مفر وقتِ اجل ہے
قبضے میں اسی سیف کے سیفی کا عمل ہے
رکتی ہے نہ مغفر پہ نہ تھمتی ہے سپر پر
یوں آتی ہے جسطرح قضا آتی ہے سر پر

www.emarsiya.com

۷۷

کس سمت یہ شمشیر بلا لائی نہیں جاتی
غصّے میں بھری آئی تو خالی نہیں جاتی
ڈھالوں نے بھی ضرب اسکی سنبھالی نہیں جاتی
یہ وہ ہے بلا سر سے جو ٹالی نہیں جاتی
کٹ جاتا ہے وہ بڑھتی ہے یہ جسکی طرف کو
الٹ ڈالتی ہے کہ کھا جاتی ہے سب فوج کی صف کو

۷۸

خون پیتی ہے پہ تشنہ دہانی نہیں جاتی
ہے دم بخود اور سیف زبانی نہیں جاتی
آب اسمیں ہے اور شعلہ فشانی نہیں جاتی
ہے آگ کا پتلا پہ روانی نہیں جاتی
تازہ ہی چلن سب میں ہے اور سب سے جدا ہے
پھر قہر الٰہی نہیں یہ تیغ تو کیا ہے

۷۹

گہہ ڈھال میں اور گہہ سر دشمن میں در آئی
نکلی کبھی سر سے کبھی گردن میں در آئی
ہمسائے سے جوشن کے کبھی تن میں در آئی
نکلی کبھی تن سے کبھی توسن میں در آئی
اسوار کو دو کر کے جو بیٹھی کبھی زین پر
دو ٹکڑے گرے دو نو طرف دھڑ سے زمین پر

۸۰

جب بہر وغا فوج کوئی سر بکف آئی
اک برق سی بس کوندہ کے اوسکی طرف آئی
یکسر تہ شمشیر دو دم صف کی صف آئی
تھی طرفہ لڑائی کہ ہوئی دم میں صفائی
خون کرتی تھی لاکھوں کا مگر صاف تھی شمشیر
اعدا کے تھے اودھر صاف ادھر صاف تھی شمشیر

www.emarsiya.com

۸۱

مقتولوں کے انبار برابر تھے زمیں پر
جو فوج کے افسر تھے وہ بےسر تھے زمیں پر
سر تھے کسی جا لگہ کہیں لنگر تھے زمیں پر
ٹکڑے تھے کہیں جوشن کہیں مغفر تھے زمیں پر
کہتے تھے بشر خضر کی راہ اب نہیں ممکن
چلاتی تھیں تیغیں کہ پناہ اب نہیں ممکن

۸۲

خونخواروں کے سر خاک پہ غلطاں نظر آئے
پامال کہیں لاشۂ بیجاں نظر آئے
زندے کہیں مقتولوں میں پنہاں نظر آئے
اعضا کہیں کشتوں کے پریشاں نظر آئے
رن صاف تھا بسمل تھیں صفیں تیغ عدو کی
دریا کے قریں ندیاں بہتی تھیں لہو کی

۸۳

مصروف تھا یہاں جنگ میں شبیر کا دلدار
جو واں سے بڑھا بہر وغا ایک جفاکار
سرہنگ و سلحشور و جفا پیشہ و غدار
بدکار و بدآئین و بداقوال و بداطوار
بدطینت و بدمذہب و کیا و تھا ناری
تزویر میں ابلیس کا استاد تھا ناری

۸۴

میداں میں بڑے طیش سے آیا وہ ستمگر
نعرہ کیا ناری نے یہ گھوڑے کو بڑھا کر
ہاں خوب لڑے فوج سے تم اے علی اکبر
پر اب نہیں ہونی کی مرے جنگ میں سر بر
منھ پر مری تلوار کے آؤ تو جانوں
کچھ تیغ کے جوہر مجھے دکھلاؤ تو جانوں

www.emarsiya.com

۸۵

ہے دبدبہ کہ میری روم و فرنگ و مصر و حلب مین
شہرا مری تلوار کا ہے سارے عرب مین
سہراب سے شہ زور ہون مشہور ہے سب مین
رکتا نہین فوجون سے جب آتا ہون غضب مین
رستم بھی مقابل ہو تو منہ پھیر کے بھاگے
شیر آئے تو ڈر سے میری شمشیر کے بھاگے

۸۶

نعرہ کیا اکبر نے یہ ہونٹھون کو چبا کر
یہان لایا ہے ابلیس ترے دلکو بڑھا کر
خاموش ہو بس بس نہ بہت اپنی ثنا کر
ظالم تجھے دعوے ہے تو شیرون سے وغا کر
پر معرکہ آرا کبھی بزدل نہین ہوتے
روباہ غضنفر کے مقابل نہین ہوتے

۸۷

بیکار ہے یہ لاف زنی اور یہ غوغا
کرتے ہین وہ نخوت جو ہنر سے ہین معرّا
کامل جو ہین ناقص سے وہ کرتے ہین تبرّا
ہر عیب سے خالق نے کیا ہم کو مبرّا
فرزند رشید خلف شاہ نجف ہین
تو تیرہ و باطل ہے تو ہم حق کی طرف ہین

۸۸

اس گھر کی شجاعت کا معروف ہے زمانا
کس قوم نے اس تیغ کا لوہا نہین مانا
خیبر کی لڑائی کا سنا ہوگا فسانا
اوس فوج مین مرحب تھا کہین تجھ سے توانا
اک دم مین دکھائی رہ ملک عدم اوسکو
کر آرے دو کر دیا سر تا قدم اوسکو

www.emarsiya.com

۸۹

میراث شجاعت کی اسی گھر میں ہو آئی
جرات وہ سنی بھی ہے جو بچپن نے دکھائی
کیا بھول گئے قاسم ذیشان کی لڑائی
وہ حملوں میں کی شیر نے لشکر کی صفائی
کم ایسے جہان میں کوئی جانباز لڑے ہیں
سے دیکھ وہ ٹکڑے تن ازرق کے پڑے ہیں

۹۰

کسطرح ابھی حضرت عباس لڑے ہیں
نامی ہوئے آپ اونکے دلاور جو کڑے ہیں
ایسے بھی زمانے میں کبھی کھیت پڑے ہیں
بھاگے وہی میدان سے بہادر جو بڑے ہیں
نہ سامنے وہ چین تھیں نہ یہ لشکر کیں تھا
بتلاؤ تو کہ بھاگنے والو کہیں نہیں تھا

۹۱

ان ہاتھوں کو کچھ دھیان میں لایا نہ وہ زنہار
نیزے کو اوٹھائے ہوئے جولان کئے رہوار
دکھلانے لگا شعبدہ بازی جو وہ مکار
ایکبار گری کوندہ کی جبار کی تلوار
آتی نظر آئی یہ نہ چلتی ہوئی دیکھی
نیزے کی انی خاک پہ گرتی ہوئی دیکھی

۹۲

بیکار جو نیزہ ہوا شمشیر سے کٹ کر
گرز اوسنے لیا ہاتھ میں گھوڑے کو ڈپٹ کر
حملہ کیا مثل سگ ناپاک جھپٹ کر
یہاں شیر نے خالی دیا اوس وار کو ہٹ کر
شیطان کو ہانسی ظالم غدار پہ آئی
جھونکے میں جبین گردن رہوار پہ آئی

www.emarsiya.com

۹۳

اکبر نے کہا تو نے کہ شمشیر و دستی
نامرد اسی بل پہ یہ نخوت تھی یہ مستی
کہدے کہ اسدہم ہی بلندی کہ پستی
چاہیں تو ابھی نیست ہو دم میں ترے ہستی
دعوے تھا بڑا تجکو اسی تاب و توان کا
لنگر نہ سنبھالا گیا اس گرز گران کا

۹۴

لے گھوڑے پہ پھر اپنے سنبھل بیٹھ دوبارا
دیکھا دم پیکار چلن تو نے ہمارا
خود چھوڑ دیا ہم نے تجھے او ستم آرا
قابو میں ہمارے تھا مگر سر نہ اوتارا
عجلت نہیں کرتے اسد اللہ کے پوتے
یون ٹوک کے لڑتے ہیں ید اللہ کے پوتے

۹۵

گھوڑے پہ سنبھل بیٹھا یہ سنکر وہ جفا جو
طاری ہوئی وحشت نہ رہا قلب پہ قابو
کی پھر فرار اوسنے نظر خوف سے ہر سو
نکلا نہ مگر بچکے نکل جانے کا پہلو
ٹوکا اوسے اکبر نے جو رہوار اوٹھاکر
ناچار مقابل ہوا تلوار اوٹھا کر

۹۶

پھر وار کیا ابن شہ جن و بشر پر
روکا اوسے ہمشکل پیمبر نے سپر پر
یہانسے چلی تیغ جفا کار کے سر پر
سرکاٹ کے سینہ پہ نہ ٹھہری نہ کمر پر
دم لینے کی مہلت نہ ملی ایک نفس بھی
دو تھا بس اوسی ضرب میں فارس بھی فرس بھی

۹۷

جرأت سے نہ دیکھو جو اس شان
پھر ایک کو باقی نہ رہا جنگ کا یارا
لشکر پہ چلا خود وہ اسد اللہ کا پیارا
بیدم ہوئے اک دم مین ہزارون ستم آرا
یون ڈوب کے لشکر مین سوار و وغا کی
یاد آگئی ہر اک کو غزا شیر خدا کی

۹۸

گھمسان کیا تیغ جدھر تول کے آئے
اوس صف مین ہٹے پیچ مین اس غول کو لائے
حایل ہوی جو فوج اوسی رول کے آئے
ہر بار در فتح و ظفر کھول کے آئے
صورت نظر آجاتی تھی خالق کے ولی کی
ہر غول مین غل تھا کہ دوہائی ہے علی کی

۹۹

تا دیر جو برپا رہی لاکھون سے لڑائی
تن زخمی ہوا ڈھل گئی مجروح کلائی
پھر شیر نے مہلت بھی نہ دم لینے کی پائی
تھا معرکہ اک صف سی کہ صف دوسری آئی
یہ غول جو کچھ ہٹ بھی گیا خوف مین آکر
وہ غول مقابل ہوا تلوار اوٹھا کر

۱۰۰

وہ قتل ہوئے تیغ جری سے اگر اعدا
سو آگے کو ٹوٹے ہوئے تیغ و تبر اعدا
رکھتے تھے نہ زخمی سے جو خوف و خطر اعدا
تھا بیچ مین غازی اودھر اعدا اودھر اعدا
گو فاقہ سے اوس شیر کی قوت مین کمی تھی
پر فرق نہ ہمت مین نہ جرأت مین کمی تھی

www.emarsiya.com

www.emarsiya.com

۱۰۱

اوس ضعف مین بھی رکھتی نہ تھی شیر کی تلوار
کرتا تھا وغا لاکھون سے ابن شہ ابرار
جو فوج سے بڑھ کر یہ پکارے کئی خونخوار
کیا قہر ہے مادر کے لئے فرقت دلدار
چین آیا جدائی مین نہ اس ماہ لقا کی
لو گر سی تجلی آئی ہو شیر خدا کی

۱۰۲

آگاہ تھے الفت سے جو ماں کی علی اکبر
منھ پھیر کے دیکھا طرف خیمۂ اطہر
نیزہ لئے یہان گھات مین تھا ایک ستمگر
بیرحم نے سینہ پہ کیا وار جھپٹ کر
پھل نخل جوانی کا ثمر توڑ کے نکلا
ہمشکل محمد کا جگر توڑ کے نکلا

۱۰۳

تیورا کے جو خم ہو گیا شبیر کا پیارا
تلوار لگی سر پہ ہوا فرق دو پارا
گرتے ہوئے گھوڑے سے یہ حضرت کو پکارا
جلد آئیے بابا مجھے جلادون نے مارا
مقتل سے دوبارہ مین صدا دے نہین سکتا
وہ زخم جگر مین ہے کہ دم لے نہین سکتا

۱۰۴

پہونچی یہ صدا کان مین حضرت کے جو ناگاہ
تھرائے فلک بین دل بیتاب کی آہ
سر پیٹ کے رونے جو لگے شاہ حق آگاہ
ڈیوڑھی سے یہ چلانے لگی بنت ید اللہ
مجھ سے تو کہو کون جدا ہو گیا بھائی
اب گھر سے نکلتی ہون کیا ہو گیا بھائی

www.emarsiya.com

۱۰۵

روروکے بہن کو شہ نے جو یہ پکارا
تنہا ہوے کوئی نہ رہا پاس ہمارے
زینب علی اکبر بھی زمانے سے سدھارے
خونخواروں نے نیزے ترے دلدار کو مارے
تازہ مجھے نانا کا الم ہو گیا زینب
تصویر مٹی اونکی ستم ہو گیا زینب

۱۰۶

بسمل ہوئی یہ سنکے ید اللہ کی جائی
سر پیٹتی خیمے سے کھلے سر نکل آئی
نوحہ تھا یہ لب پر کہ دہائی ہے دہائی
ہاے ہاے مری پیارے نے سناں سینہ پہ کھائی
یا شاہ کہاں لال مرا خون میں تر ہے
بتلائیے لاشہ علی اکبر کا کدھر ہے

۱۰۷

ہمشیر سے گھبرا کے یہ کہنے لگے سرور
یہ صبر کا ہنگام ہے اے دختر حیدر
اس دکھ میں قلق اور نہ دو ہمیں بہتر
ہم جاتے ہیں اور نکلی ہو تم گھر سے کھلے سر
اکبر کے نہ ہر گز تن صد پاش پہ آنا
آنا بھی تو رو دیکھو میری لاش پہ آنا

۱۰۸

خیمہ میں کرو تم صف ماتم کا سرانجام
لی آتے ہیں ہم لاش علی اکبر گلفام
یہ سنکے گئی خیمہ میں وہ بیکس و ناکام
مقتل کو چلے سبط نبی کھینچ کے صمصام
لوٹا تھا زبس کہ وہ الم جان حزیں پر
اٹھتے تھے کبھی اور کبھی گرتے تھے زمیں پر

www.emarsiya.com

۱۰۹

بیتابی میں یون ڈھونڈتے تھے شاہ پسر کو
جاتے تھے ادہر کو کبھی اور گاہ ادہر کو
رہ جاتے تھے گہ تھام کے ہاتھوں سے جگر کو
دیتے تھے صدا یون کبھی اوس رشک قمر کو
بیتاب ہون آواز سنا دو علی اکبر
مشتاق ہون دیدار دکھا دو علی اکبر

۱۱۰

پھر باپ کو شاہ شہدا کہکے پکارو
مظلوم و غریب الغربا کہکے پکارو
پھر جانِ الام و جفا کہکے پکارو
بیٹا مجھے تم یا ابتا کہکے پکارو
نالا ترا او گلو میرے تڑپا گیا پیارے
کیون چپ ہوے کیا ضعف سے غش آ گیا پیارے

۱۱۱

یون ڈھونڈتے پھرتے تھے پسر کو شہ ابرار
جو آیا نظر اکبر مظلوم کا رہوار
حضرت نے صدا دی اوسے با دیدہ خونبار
اے گھوڑے بتا جلد کہان ہے ترا اسوار
جنگل میں یا فوج کے حلقے میں گرا ہے
زین سے ترے راکب ترا کس سمت گرا ہے

۱۱۲

بالاے زمین سر کو پٹک کر وہ پکارا
بیدینون نے آقا میری اسوار کو مارا
ریتی پہ تڑپتا ہے اُدہر لال تمہارا
دوڑا اوسی جانب اسد اللہ کا پیارا
دیکھا جو تپان لاشہ دلدار زمین پر
تھرا کے گرے سید ابرار زمین پر

www.emarsiya.com

۱۱۳

چلائے کہ ہے ہے میرے پیارے علی اکبر
لے باپ کی پیری کے سہارے علی اکبر
جیتے ہو کہ دنیا سے سدھارے علی اکبر
کیا حال ہے صدقے میں تمہارے علی اکبر
لینے تمہیں یہ خستہ جگر آیا ہے بیٹا
آنکھوں کو تو کھولو کہ پدر آیا ہے بیٹا

۱۱۴

آواز پدر سنکے ذرا ہوش جو آیا
آہستہ یہ اکبر نے سخن شہ کو سنایا
صد شکر کہ ان قدموں کو خالق نے دکھایا
جاتا ہے پدر خلق سے اب آپکا جایا
درپیش ہے یا شاہ سفر ملک عدم کا
وقفہ نہیں مہمان ہے خادم کوئی دم کا

۱۱۵

فردوس سے لینے مجھے آئے ہیں پیمبر
دادا مجھے کرتے ہیں عطا ساغر کوثر
آغوش میں دادی کی ہے اس وقت برابر
کرتے ہیں بکا میرے لئے حضرت شبر
تکلیف مرے واسطے ان سب نے بھی کی ہے
عزت یہ فقط آپ کے صدقے میں ملی ہے

۱۱۶

اب فکر کچھ اپنی مجھے زنہار نہیں ہے
جانا چمن خلد میں دشوار نہیں ہے
پر حیف کوئی آپکا غمخوار نہیں ہے
آفت تو یہ اور ایک مددگار نہیں ہے
حضرت کی غریبی کا فقط مجکو الم ہے
تنہائی میں کیا آپ پہ گذرے گی یہ غم ہے

www.emarsiya.com

۱۱۷

باتین یہ ابھی تھین کہ اوٹھا درد جگر مین
صدمے سے تڑپنے لگے آغوش پدر مین
برچھی سی لگی قلب شہ جن و بشر مین
دن ہونے لگا تیرہ و تاریک نظر مین
دیکھی جو دم نزع یہ دلبند کی صورت
جھک جھک کے لگے دیکھنے فرزند کی صورت

۱۱۸

یہ نور علی اکبر کو بدلتے ہوئے دیکھا
اشک آنکھوں نے رخسار پہ ڈھلتے ہوئے دیکھا
خون زخم سے سینے کے اوبلتے ہوئے دیکھا
دم باپ نے بیٹے کا نکلتے ہوئے دیکھا
منہ دیکھکے بابا کا سفر کر گئے اکبر
تڑپا کے شاہ شہدا مر گئے اکبر

۱۱۹

شبیر کو فرزند جو بے دم نظر آیا
تھراتے ہوئے ہاتھوں نے لاشے کو اوٹھایا
ڈیوڑھی پہ جو آئے تو یہ رانڈوں کو سنایا
لوٹی ہوا اکبر کو مین آغوش مین لایا
غش آگیا ہے پیاس سے اس لخت جگر کو
کہدے کوئی بانو سے کہ لے اپنے پسر کو

۱۲۰

یہ سنتے ہی نزدیک سب اہل حرم آئے
بچے بھی تڑپتے ہوئے با درد و غم آئے
لاشہ لئے گھر مین جو امام امم آئے
زینب نے کہا لاش پسر لیکے ہم آئے
فرزند کو بس رو لین یہی حکم خدا تھا
مرتے ہوئے یہ داغ بھی قسمت مین لکھا تھا

www.emarsiya.com

۱۲۱

یہ کہکے وہیں لاش پہ شہ نے لٹا دی
غش ہو گئی صدمے سے یداللہ کی جائی
بانو کو جو فرزند کی میت نظر آئی
چلائی تڑپ کر کہ دوہائی ہے دوہائی
ہے ہے مرے فرزند کو کیا ہو گیا لوگو
تر خون میں مہ پارہ لقا ہو گیا لوگو

۱۲۲

محسن یہ ہے ہنگام دعا حق سے دعا کر
یارب مجھے تو زائر شاہ شہدا کر
ان مومنوں کو گلشن فردوس عطا کر
اور بانی محفل کے مقاصد کو روا کر
یہ عاشق صادق ہیں ولی ابن ولی کے
سرگرم ہیں ماتم میں حسین ابن علی کے

مصنفہ ۱۲۸۲ سنہ ہجری

مطبوعہ کاظمی پریس جونپور